



## سوال

نماز کی حالت میں منہ کو ڈھانپنے کا حکم

## جواب

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

نماز میں منہ کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَمِيَ عَرْنِ السَّدَلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَّ يُغَطِّي الرَّجُلُ فَاذًا (سنن أبي داود، الصلاة: 643) (صحیح)

رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سدل (چادر یا دو سمرالہ) کو سر یا کندھے پر رکھ کر اس کے اطراف کو بغیر ملانے ہوئے لٹکا دینا) سے منع فرمایا ہے اور اس سے بھی کہ انسان منہ ڈھانپ کر نماز پڑھے۔

البتہ مجبوری کی صورت میں منہ کو ڈھانپنا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر جمائی آ رہی ہو تو منہ کو ہاتھ سے ڈھانپ کر جمائی کو حتی الامکان روکا جائے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، وَيَنْهَى النَّتَّؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ، فَحَقَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُسَبِّحَهُ، وَأَنَا النَّتَّؤُبُ: فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَرُدَّهُ نَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا قَالَ: يَا، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ (صحیح البخاری، الأدب: 6226)

اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمہا ہی کو ناپسند کرتا ہے۔ اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اسے سنے، حق ہے کہ اس کا جواب یرحمک اللہ سے دے۔ لیکن جمہا ہی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اس لئے جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔ کیونکہ جب وہ منہ کھول کر ہا ہا ہا کہتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

اسی طرح کسی بیماری وغیرہ کی صورت میں، جیسا کہ اگر منہ پر زخم ہو اور مکھیاں وغیرہ تنگ کرتی ہوں، تو دوران نماز منہ پر کپڑا رکھا جا سکتا ہے۔

1. عورت بھی نماز پڑھتے ہوئے اپنا منہ نہیں ڈھانپے گی، اگر وہ اکیلی یا محرم رشتہ داروں کی موجودگی میں نماز پڑھ رہی ہو۔ لیکن اگر وہ ایسی جگہ نماز پڑھ رہی ہو، جہاں غیر محرم افراد بھی موجود ہوں، تو چہرہ ڈھانپنا ضروری ہے کیونکہ عورت پر چہرے کے پردہ کرنا واجب ہے۔

اللہ اعلم بالصواب



## محدث فتوى لميبي

- 1- فضيلة الشيخ عبدالحق صاحب حفظه الله
- 2- فضيلة الشيخ اسحاق زاهد صاحب حفظه الله
- 3- فضيلة الشيخ عبدالحكيم بلال صاحب حفظه الله